قرآن اور رویتِ ھلال کے احکام۔ حصہ اوّل

"قرآن اور سنت کے واضح احکامات کے مطابق مقامی رویتِ ھلال ہی مہینہ شروع کرنے کا واحد درست طریقہ ہے"

وقت کا حساب اور دنوں مہینوں اور برسوں کا شمار ہمیشہ سے انسانوں کے لیے ضروری رہا ہے۔ایک مثال پر غور کیجئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ تاریخ کے ہر دور میں اور دنیا کے ہر تمدّن میں ہفتوں، مہینوں اور سالوں کا حساب رکھتے آئے ہیں۔ کس عمر میں اس کا دودھ چھڑانا ہے؟ کس عمر میں بچے کو کپڑے خراب نہ کی تربیت دینا ہے؟ کب وہ بالغ ہوگا؟ کس عمر میں وہ اپنی ماں یا باپ کا ہاتھ بٹا سکتا ہے؟ کس عمر میں اس کی شادی کرنا ہے؟ اور کس عمر میں وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے گا؟ اسی طرح کے متعدد معاملات کی منصوبہ بندی کے لیے انسان مہینوں اور برسوں کے شمار کا محتاج رہا ہے۔

دُنیاوی معاملات کے علاوہ دین کے معاملات میں بھی ایک کیلنڈر کا سسٹم ہمیشہ اہم رہا ہے۔ مشہور Gregorian کیلنڈر کی بیشتر تشکیل رُوم کے مذہبی پیشواوں نے کی۔اس کیلنڈر کو عیسائی پادریوں نے 16 صدیوں بعد حتمی شکل دی۔ کم از کم 46 قبلِ مسیح سے 1582 عیسوی تک کا زمانہ اس کام میں صرف ہوا۔اب ہم نیسیا (Nicaea) کی 325 عیسوی کی کونسل کی مثال لیتے ہیں۔اس کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے الفاظ یہ ہیں۔

"کونسل نے کوشش کی مگر وہ ایسٹر (Easter) کے عیسائی تہوار کی ایک متفق تاریخ متعین نہیں کر سکے"

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی پادریوں نے صرف ایسٹر کی تاریخ متعین کرنے کے لیے ساڑھے بارہ سو سال لگائے۔آخر کیوں؟ اس لیے کہ یہ عیسائی مذہب کے لیے ایک اہم معاملہ تھا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس پہلے بھی جب روم میں کیلنڈر پر کام ہوا یہ زیادہ تر مذہبی طبقات کی محنت کے نتیجہ میں ہوا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے زمانوں میں جب کیلنڈر بنایا جاتا تھا تو شروع میں سال بھر میں صرف چند گھنٹوں کا فرق ہوتا تھا مگر دو یا تین صدیاں گزرنے کے بعد مذہبی تہوار کئی دن آگے پیچھے ہو جاتے تھے۔یہ بات اہلِ مذہب کے لیے ناقابلِ قبول تھی۔لہذا ہر دو یا تین صدیوں کے بعد اہلِ مذہب سر جوڑ کر بیٹھتے تھے اور کیلنڈر کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے تھے۔مذہب میں کسی مخصوص عبادت کو ایک مخصوص دن پر ہی کیا جاتا ہے، مثلاً ہم مسلمان ذی الحج کی ۹ تاریخ کو ہی عرفات جاتے ہیں، ہم ۸ یا ۱۰ ذی الحج کو عرفات نہیں جا سکتے۔اگر ہم ۸ یا ۱۰ ذی الحج کو عرفات جائیں تو ہمارا حج نہیں ہوگا۔ گویا صحیح تاریخ کی جتنی اہمیت مذہب میں ہے اُتنی اہمیت دوسرے سیاسی یا سماجی معاملات میں نہیں ہے۔لوگوں کا جو ایک خیال ہے کہ عید آج منالی یا کل منالی، اس سے کیا فرق پڑتا ہے، ان کا یہ خیال مذہب کے حوالے سے درست نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ انسانی حیات اور تمدن میں وقت کا تعین اور شمار کرنے کے لیے ایک کیلنڈر سسٹم کی لازمی ضرورت ہوتی ہے۔لہذا اس بات کا تصور بھی محال ہے کہ اللہ تبارک تعالٰی نے اپنی آخری کتاب میں اس معاملے میں کوئی واضح ہدایت نہ دی ہو گی ۔ تاہم ہمارے آج کے علماء کرام اور دانشور حضرات اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔شاید اس کی وجہ مسلمان خواص اور عوام میں اسلام کی پوری تصویر پر نظر نہ رکھنے کی روایت ہے۔ان لوگوں کا یہ سوچنا کہ رویتِ ھلال کے بارے میں قرآن میں واضح ہدایت نہیں ہے، حکیم رب کی ہدایت (قرآن) کی توہین ہے۔وہ بڑے سکون کے

ساتھ یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کیلنڈر سے متعلق کوئی واضح ہدایت نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں مسلم اُمہ کے لیے یہ ایک شرمندگی اور دُکھ کی بات ہے۔

کیلنڈر سے متعلق قرآنی آیات کا پسِ منظر:

اسلام سے پہلے عربوں کا کیلنڈر قمری ہوتا تھا جس کی بنیاد رویتِ ھلال پر ہی تھی۔ مگر اس کیلنڈر کا انتظام مکّے کے سرداروں کے ہاتھ میں تھا اور انہوں نے اس میں ۲ بڑی خرابیاں پیدا کر دی تھیں۔

۱۔ پہلی بڑی خرابی کبیثہ تھی۔ وہ کسی سال میں ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے تاکہ قمری کیلنڈر کسی حد تک شمسی یا موسمی کیلنڈر سے ہم آہنگ ہو جائے۔ یہ ان کے سماجی اور کاروباری مفاد میں تھا۔ جب زائرینِ مکہ ایک خوشگوار موسم میں فصل کی کٹائی کے بعد حج کے لیے آتے تو وہ زیادہ رقم اور اشیاء بُتوں کے چڑھاوے میں قربان کرتے اور اس کے علاوہ زائرین رہائش، خرید و فروخت، تجارت اور سیر و تفریح وغیرہ میں بھی مکہ میں زیادہ مال لُٹاتے تھے۔

۲۔ کیلنڈر کی دوسری خرابی "نسی" تھی۔ مکّے کے سردار جب بھی چاہتے وہ محرم کے مقدس مہینے کو پہلے کے بجائے اُٹھا کر دوسرا مہینہ بنا دیتے۔ تاکہ وہ حج سے فارغ ہوتے ہی جنگ و جدل اور قتل و غارت کا بازار گرم کر سکیں۔

کبیثہ اور نسی کا اعلان حج کے موقع پر مکے کے سردار کرتے تھے۔ حج میں عرب کے تقریباً تمام ہی قبیلوں کے افراد موجود ہوتے تھے۔ اس طرح یہ خبر ان افراد کے ذریعہ پورے عرب میں پھیل جاتی تھی۔ اس زمانے میں Mass Communication (وسیع پیمانے پر عوامی ابلاغ) کا یہی طریقہ تھا۔ ان حالات کی موجودگی میں مکہ یا تمام عرب پر قبضہ کیے بغیر کیلنڈر کی اصلاح ممکن نہیں تھی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ کیلنڈر سے متعلق قانونی حکم ۹ ہجری میں قرآن کی سورۃ توبہ کی ۳۶ ویں آیت میں آیا ہے اور اس سے اگلی ۳۷ ویں آیات میں اللہ تعالیٰ نے نسی پر اپنا فیصلہ سنایا۔ یہ آیات اُس وقت نازل کی گئیں جب مکہ اور سارا عرب محمدؐ کے مکمل اختیار میں آ چکا تھا۔

اس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ مکی اور ابتدائی مدنی دور کی آیات جو کیلنڈر یا ھلال سے متعلق ہیں وہ کیلنڈر کے احکام کے طور پر نازل نہیں ہوئیں تھیں تاہم یہ آیات چونکہ فطری دنیا (Natural World) میں کیلنڈر سے متعلق چاند کے نظام کار کو واضح کرتی ہیں اس لیے ان کا مطالعہ ہمیں قمری کیلنڈر کی ساخت کا علم فراہم کرتا ہے۔

آج کے دور میں رویتِ ھلال سے متعلق فتنہ اور فساد:

اکیسوں صدی میں بہت سارے مسلمان اسلامی کیلنڈر کے حوالے سے نئی پوزیشن اختیار کر کے محمد مصطفیؐ کے رائج کردہ کیلنڈر کو تبدیل کر رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کے خیال میں اس وقت کے انسانوں کے پاس سائنسی علوم اور ذرائع دستیاب نہیں تھے اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے مجبوری میں جزوی طور پر غلط طریقے کو رائج کر دیا۔ یہ دلیل نہ تو ایسے خدا کے لئے درست ہے جو کسی طرح مجبور نہیں بلکہ قادرِ مطلق ہے اور نہ ایسے

خدا کے لیے جس کا کام انسانوں کو غلط کاریوں سے نکال کر صحیح کام کرنے کی ہدایت دینا ہے۔ایسے خدا کے متعلق یہ کہنا کہ اُس نے انسان کو کیلنڈر کا غلط طریقہ سکھایا ایک لغو بات ہے۔لہذا عقلی طور پر یہ Positions (معیارات)بظاہر درست نظر نہیں آتے۔ہم ہر نئی پوزیشن کے ساتھ ایک Gross Impropriety (صاف نظر آنے والی واضح نامناسبت) نیچے درج کر رہے ہیں۔

جدید پوزیشن نمبر ا:۔اسلام میں ھلال کو آنکھ سے دیکھنا ضروری نہیں۔حساب کی آنکھ نہ صرف کافی ہے بلکہ یہ بہتر اور درست ہے۔
فقہ کونسل آف نارتھ امریکا کے سربراہ ایک PhD ڈاکٹر جناب مزمل صدیقی فرماتے ہیں "آنکھ غلطی کرتی ہے،حساب غلطی نہیں کرتا"

اس پوزیشن کے غلط ہونے کی عقلی دلیل:

اب آپ غور کریں کہ وہ خدا جس نے خود آدم سے لے کر جدید دور تک ساری انسانیت کو ایک غلط نظام کا پابند کیا وہ انسانوں کو غلط کام چھوڑنے کا حکم کیسے دے سکتا ہے۔کیا ہمارا غلط کام کرنا غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کا غلط کام کروانا غلط نہیں ہے؟

جدید پوزیشن نمبر ۲:۔چاند کا آپ کے علاقے میں نظر آنا ضروری نہیں بلکہ یہ دنیا کے کسی بھی حصے میں نمودار ہو جائے تو آپ کے لیے کافی ہے۔اور بعض حضرات اس کو لازمی بھی قرار دیتے ہیں۔

اس پوزیشن کے غلط ہونے کی عقلی دلیل:

اب اگر یہ بات درست مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے اپنا کیلنڈر ایک مستقل اُصول پر نہیں بنایا ہے بلکہ یہ اُصول ہر مہینے تبدیل ہو جاتا ہے۔ایک مہینے پاکستان کا چاند،اگلے مہینے سعودی عرب کا چاند پھر ترکی کا چاند اور پھر مراکش کا چاند وغیرہ وغیرہ،یہ ایک ایسی غیر معقول بات ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کسی تہذیب اور تمدن نے اس کو نہیں اپنایا ہے۔

اس نظام میں مہینے کا دورانیہ مکمل دِنوں پر مشتمل نہیں ہوتا،بلکہ کبھی ایک مہینہ ۲۹ دن اور چھ گھنٹہ کا ہوتا ہے اور دوسرا مہینہ ۲۹ دن اور ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے اور اگلے مہینے اس کا دورانیہ مختلف ہو سکتا ہے،اس کو مندرجہ ذیل مثال سے سمجھیے:

فرض کیجئے ہمیں شعبان کا چاند اپنے شہر Dallas میں شام کو سات بجے مغرب کے وقت نظر آجاتا ہے،اس سے پہلے والا چاند بھی ہمیں مغرب کے وقت ۷ بجے Dallas میں نظر آگیا تھا،اس طرح یہ مہینہ مکمل ۲۹ دن کا بن گیا۔اب رمضان کا چاند ہمیں Dallas میں نظر نہیں آیا مگر وہ Honolulu میں شام کے ۷ بجے نظر آگیا ہے،اس وقت Dallas میں رات کے بارہ بج رہے ہیں۔اب جو لوگ Global Moon Sighting کے مطابق رمضان شروع کریں گے ان کا شعبان ۲۹ دن اور ۵ گھنٹے کا بن جائے گا،یعنی Dallas کے لوگ اپنا رمضان بجائے مغرب کے رات کے ۱۲ بجے شروع کریں گے اور وہ تراویح کی نماز بھی رات کے ۱۲ یا ۱ بجے شروع کریں گے۔

جدید پوزیشن نمبر ۳:۔ صرف دوربین سے نظر آنے والا ھلال اسلام میں درست ہے (یعنی وہ ھلال جو دوربین سے نظر آئے اور آنکھ سے نظر نہ آئے)۔

اس پوزیشن کے غلط ہونے کی عقلی دلیل:

اس پوزیشن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنا کیلنڈر ایک مستقل اُصول پر نہیں بنایا ہے بلکہ یہ اُصول کبھی کبھی اچانک تبدیل ہو جاتا ہے نیز اللہ نے انسانیت کو مجبور کیا ہے کہ دوربین سے چاند دیکھنے کی سہولت میسر ہونے تک غلط دنوں میں رمضان اور عید وغیرہ شروع کرے۔

جدید پوزیشن نمبر ۴:۔ رویتِ ھلال کے لیے ایک یا دو آدمیوں کی گواہی کافی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی علاقے میں اگر ہزاروں لاکھوں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں سے صرف ۲ افراد کو چاند نظر آجائے تو یہ کافی ہے۔

اس پوزیشن کے غلط ہونے کی عقلی دلیل:

جو لوگ اس نظریے پر یقین رکھتے ہیں وہ ہمارے ان سوالات کے جوابات دینے سے قاصر ہیں۔

ا۔اس جگہ موجود ہزاروں لاکھوں لوگوں کو وہ چاند نظر کیوں نہیں آتا جو صرف ۲ افراد کو نظر آگیا ہے؟

ب۔یہاں یہ خرابی لاکھوں لوگوں کی نظر کی ہے یا قصور اس رب کا ہے جس نے ایسا نظام بنایا؟

ج۔اگر یہ دو گواہان غلطی پر ہوں یا دانستہ طور پر شرارت کر رہے ہوں تو اسلام میں اس سے بچت کی کیا صورت ہے؟

د۔اگر ان دو گواہان کا معتبر ہونا واضح نہ ہو بلکہ ہم تذبذب (50/50 Position) میں ہوں تو اسلام نے ہمیں اس سلسلے میں کیا ہدایات دی ہیں؟اور وہ ہدایات کہاں ہیں؟

اللہ نے ہمیں ان مسائل سے بچنے کے لیے کوئی حکمتِ عملی دی ہے یا ان ہزاروں لاکھوں انسانوں کی عید بقر عید کو ان دو من چلے گواہان کی صوابدید اور رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے؟

جدید پوزیشن نمبر ۵:۔ مکے کا چاند دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے۔

اس پوزیشن کے غلط ہونے کی عقلی دلیل:

اس دعویٰ کا واضح مطلب یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی کیلنڈر کو فطری دنیا (Natural World) کی سچائی پر نہیں بلکہ جھوٹ پر قائم کیا ہے(نعوذُ باللہ)۔کیا یہ سچ نہیں ہے کہ سورج اور چاند تمام انسانوں کو یکساں طور پر فائدہ پہنچاتے ہیں اور وہ مسلم اور غیر مسلم،ہندو اور غیر ہندو اور

یہودی اور غیر یہودی کی تمیز نہیں کرتے۔ کیا چاند اور سورج کو مذہبی سیاست سے منسلک کرنے کا الزام اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی پر لگانا کسی طرح درست ہو سکتا ہے؟ (نعوذُ باللہ)

آئندہ قسطوں میں ہم رویت ھلال سے متعلق قرآن کی متعدد آیات کا مطالعہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ ربّ نے ہماری کیا رہنمائی کی ہے۔ ان آیات کو سمجھنے کے بعد ہم پر یہ مزید واضح ہو جائے گا کہ مندرجہ بالا تمام جدید پوزیشنز (Positions) اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات کے بالکل خلاف ہیں۔

تحقیق و تفسیر

ڈاکٹر نواب احمد